۱۰۱۱

فتویٰ نمبر: ۲۳۵۳

جناب مفتی صاحب!

میں نے سنا ہے کہ کسی عیسائی کو "میری کرسمس" (mary christmas) بولنے سے ایک مسلمان دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ "اللہ نے بیٹا جنا" (نعوذ باللہ)؟؟ کیا یہ بات درست ہے؟

عبد الرزاق

فرنٹیر کالونی، کلفٹن

03333537027

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الجواب حامداً و مصلیاً"

واضح رہے کہ عیسائی قومیں ہر سال ۲۵ دسمبر کو کرسمس کا جشن مناتی ہیں، یہ جشن دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جشنِ ولادت ہے، کرسمس کا مطلب مسیحی اجتماع یا عیدِ ولادتِ مسیح ہے۔

عیسائیوں کا کہنا ہے کہ اس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، لیکن تاریخی اعتبار سے اس کا کوئی قطعی ثبوت نہیں ہے، آپ کی وفات کے بعد مختلف مقامات پر مختلف دنوں میں آپ کا یومِ ولادت منایا جاتا رہا، عیسائیت کے فروغ کے بعد اس تہوار نے مذہبی روپ دھار لیا ہے۔

(ماخوذ مع التغیر از اردو انسائیکلوپیڈیا ص:۱۰۸۸، بحوالہ مکالمہ بین المذاہب، ص:۹۱، ط: فاروقیہ)

اور غیر مسلموں کو ان کے مذہبی تہوار پر مبارکباد دینا، ہدایا دینا اور ان کی مجالس میں شرکت کرنا گویا ان سے محبت اور مودت کا اظہار اور ان کے مذہبی شعار اور تہوار میں شریک ہونا ہے، جو کہ شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے۔

اگر ان کے مذہبی تہوار کی تعظیم، تکریم اور احترام کرتے ہوئے کوئی مبارکباد دے یا ہدیہ دے تو یہ موجبِ کفر ہے، اگر محض رسمی طور پر کہہ دے تب بھی اندیشۂ کفر ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

نیز غیر مسلموں کے تہوار کے دن ان کی دیکھا دیکھی میں مسلمانوں کو آپس میں بھی ایک دوسرے کو تحفہ، تحائف نہیں دینے چاہیے ہیں، تاکہ ان کی مشابہت سے بھی بچا جا سکے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ}

[المائدة: ٥١]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ} [الممتحنة: ١]

کنز العمال میں ہے:

٢٤٧٣٥- "من كثر سواد قوم فهو منهم، ومن رضي عمل قوم كان شريكا في عمله". "الديلمي عن ابن مسعود".

(۹/۲۲، ط: موسسۃ الرسالۃ)

صحیح البخاري میں ہے:

عن أبي وائل، عن عبد الله: عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «المرء مع من أحب»

(۸/۳۹، باب علامۃ حب اللہ عزوجل، ط: دار طوق النجاۃ)

البحر الرائق میں ہے:

قال - رحمه الله - (والإعطاء باسم النيروز والمهرجان لا يجوز) أي الهدايا باسم هذين اليومين حرام بل كفر وقال أبو حفص الكبير - رحمه الله - لو أن رجلا عبد الله تعالى خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز وأهدى إلى بعض المشركين بيضة يريد تعظيم ذلك اليوم فقد كفر وحبط عمله وقال صاحب الجامع الأصغر إذا أهدى يوم النيروز إلى مسلم آخر ولم يرد به تعظيم اليوم ولكن على ما اعتاده بعض الناس لا يكفر ولكن ينبغي له أن لا يفعل ذلك في ذلك اليوم خاصة ويفعله قبله أو بعده لكي لا يكون تشبيها بأولئك القوم، وقد قال - صلى الله عليه وسلم - «من تشبه بقوم فهو منهم» وقال في الجامع الأصغر رجل اشترى يوم النيروز شيئا يشتريه الكفرة منه وهو لم يكن يشتريه قبل ذلك إن أراد به تعظيم ذلك اليوم كما تعظمه المشركون كفر، وإن أراد الأكل والشرب والتنعم لا يكفر.

(۸/۵۵۵، مسائل متفرقہ فی الاکراہ، ط: دار الکتاب الاسلامی)

۱۰۱۳

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے:

اجتمع المجوس یوم النیروز فقال مسلم: "خوب رسمے نہادہ اند"، أو قال: "نیک آئین نہادہ اند" یخاف علیه الکفر.

(الفتاوی التاتارخانیة: ۷/ ۳۴۸، مکتبہ زکریا دیوبند۔)

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر میں ہے:

ويكفر بخروجه إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلونه في ذلك اليوم وبشرائه يوم نيروز شيئا لم يكن يشتريه قبل ذلك تعظيما للنيروز لا للأكل والشرب وبإهدائه ذلك اليوم للمشركين ولو بيضة تعظيما لذلك اليوم

(۱/ ۶۹۸، کتاب السیر، ط: دار احیاء التراث العربی)

— فقط واللہ اعلم —

کتبه:

محمد حمزہ منصور

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعة العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

۱۸ / جمادی الثانیة / ۱۴۳۸ھ

۱۸ / مارچ / ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف
۱۸ / ۶ / ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]